377

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ستمبر کا عظیم الشان مظاہرہ اور احرار

احرار کا چونکہ شروع سے ہی یہ ارادہ تھا۔ کہ ۲۰ ستمبر کو مسلمان مسجد شہید گنج کے متعلق غم واندوہ کا جو مظاہرہ کرنے والے ہیں۔ اسے ہر ممکن طریق سے ناکام بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ اپنے معبود ان ازمنی کو یہ کہہ کر خوش کر سکیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کا جوش و خروش ہم نے نمایاں ہونے کے قابل نہیں رہنے دیا۔ اس لیے ان کے نفس ناطقہ چودھری افضل حق نے بڑے زور شور سے اعلان کر دیا۔ کہ

"مظاہرہ کے سلسلہ میں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ **مجلس احرار نے یوم احتجاج کی تقریب میں کوئی خاص جلوس نکالنے کی ہدایت نہیں کی جلوس کے متعلق تمام ذمہ واریاں ان جماعتوں کے سر رہیں گی جن کی طرف سے یہ اہتمام کیا جائیگا**"

مطلب یہ کہ احرار اس بات کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ کہ کوئی جلوس نکالیں۔ یا مسلمانوں کے جلوس میں شریک ہوں۔ کیونکہ ان کے نزدیک مسجد شہید گنج کے متعلق جلوس نکالنا ایسی معیوب اور خلاف قانون حرکت ہے۔ کہ جس کی ذمہ واری وہ کسی صورت میں لینے کے لیے تیار نہیں۔ جہاں کہیں جلوس نکالا گیا وہاں اس کے متعلق تمام ذمہ واریاں ان جماعتوں کے سر رہیں گی جن کی طرف سے یہ اہتمام کیا جائے گا۔ احرار بالکل بری الذمہ ہوں گے۔

گویا احرار کے نزدیک ۲۰ ستمبر کو جلوس نکالنا اپنے آپ کو بہت بڑے خطرے میں ڈالنا۔ اور غیر معمولی مصائب و آلام کو دعوت دینا تھا۔ اس رنگ میں انہوں نے مسلمانوں کو خوف زدہ کر کے ۲۰ ستمبر کے مظاہرہ کو ناکام بنانے کی شرمناک کوشش کی۔

لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ مسلمانوں پر ان کی اس بیہودہ سرائی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ یقیناً جلوس کی شکل میں ہی مظاہرہ کریں گے۔ تو انہوں نے جلوس میں شریک ہو کر جلوس کو فتنہ و فساد کے ذریعہ نہ صرف ناکام بنانے بلکہ خطرات میں مبتلا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ جس کا اظہار ترجمان احرار "نے ہی کر دیا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ

"۲۰ ستمبر کو رات کے بارہ بجے تک **جلوس کی تیاری میں** لاہور کے احرار مصروف کار رہے۔ مختلف قسم کے موٹو اور سیاہ جھنڈیاں اور سیاہ نشان تیار ہوتے رہے۔ تقریباً پچاس ہزار سیاہ نشان صبح دس بجے تک تقسیم کیے گئے۔"

"دفتر مجلس احرار سے جب اسلامی ترانے گاتے ہوئے رضاکاروں نے شاہی مسجد کا رخ کیا۔ تو ایک دلکش نظارہ تھا **سیاہ جھنڈیاں اور مختلف قسم کے موٹو جلوس کی شان بڑھا رہے تھے۔**"

"**ساڑھے بارہ بجے جلوس شاہی مسجد میں پہنچ گیا۔**"

سوال یہ ہے۔ کہ جب مجلس احرار نے یوم احتجاج کی تقریب میں کوئی جلوس نکالنے کی ہدایت ہی نہیں کی تھی۔ اور جلوس کے متعلق ہر قسم کی ذمہ واری سے اپنے آپ کو بری قرار دے دیا تھا۔ تو پھر "جلوس کی تیاری" اور "مجلس احرار سے جلوس نکالنے" کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا تھا۔ کہ مسلمانوں کے جلوس میں احرار فتنہ پردازی کے لیے شامل ہوں۔ اور جب کوئی فساد کھڑا ہو جائے۔ تو کہہ دیں کہ مجلس احرار تو پہلے ہی جلوس کے متعلق کوئی ذمہ واری اٹھانے سے انکار کر چکی ہے اس لیے جنہوں نے جلوس نکالنے کی تجویز کی۔ ان ہی کو پکڑا جائے۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو جہاد بالسیف کے بڑے شائق ظاہر کرتے ہیں۔ جو مجاہد اور غازی کہلاتے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنا نام ہی احرار رکھا ہوا ہے۔ وہ مسجد شہید گنج کے خالص مذہبی معاملہ کو اتنی بھی وقعت نہیں دیتے۔ جتنی انہوں نے منگل پورہ کا بچ کے جھگڑے کو دی۔ کیونکہ اس کے لیے تو وہ سول نافرمانی کرنے کے لیے تیار ہو گئے لیکن مسجد شہید گنج کے لیے سول نافرمانی کرنا وہ گناہ سمجھتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ اس کے لیے کوئی مظاہرہ کرنا حتیٰ کہ پُر امن جلوس نکالنا بھی ان کے نزدیک قطعاً جائز نہیں کیونکہ اس لیے کہ حکومت اسے بہ نظر پسندیدگی نہیں دیکھتی۔ ورنہ وہ ۲۰ ستمبر کو جلوس کی ذمہ واریوں سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھنے کا اعلان کیوں کرتے اس سے احرار کی حکومت پرستی ظاہر ہے پھر وہ جلوس جس کے متعلق "پرتاپ" ایسے متعصب ہندو اخبار نے بھی لکھا۔ کہ "شہادت مسجد شہید گنج کی تقریب پر فرزندان توحید کا وہ تاریخی اجتماع ہوا کہ نہ آنکھوں نے آج تک دیکھا تھا۔ نہ کانوں نے آج تک سنا تھا۔ ماتمی جلوس عدیم النظیر تھا" اس کے متعلق احرار نے یہ کہہ دیا۔ کہ ۲۰ ستمبر کا مظاہرہ نشستند و گفتند و برخاستند سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کے مظاہرہ پر احرار نے پہلے سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ ظاہر کر دیا کہ وہ اس قضیہ میں نہ صرف مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ ان کی ہر کوشش اور سعی میں روڑا اٹکانے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مسجد شہید گنج پر مسلمان خواتین کا ایک خاص جلسہ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

سیالکوٹ ۱۶ ستمبر۔ آج بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام مسلمان خواتین کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسجد شہید گنج کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ اور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے گئے۔ اکثر خواتین سیاہ دوپٹے اوڑھے تھیں۔ اور جن کے پاس سیاہ دوپٹے نہیں تھے۔ انہیں سیاہ بلے دیئے گئے:۔

(۱) مسلم خواتین سیالکوٹ کا یہ اجتماع عظیم باتفاق رائے قرار دیتا ہے۔ کہ احرار اور ان کے لیڈروں کا یہ رویہ نہایت ہی مذموم ہے۔ کہ جو انہوں نے مسجد شہید گنج کے بارے میں اختیار کر کے مسلمانوں کے اندر تفرقہ پیدا کر دیا ہے۔

(۲) مسلم خواتین سیالکوٹ کا یہ عظیم الشان جلسہ باتفاق رائے قرار دیتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مسجد شہید گنج کی حفاظت کے متعلق اپنے ان فرائض کو ادا نہیں کیا۔ جو ملکہ وکٹوریا کے اعلان آزادی مذاہب کی رو سے اس پر عائد ہوتے ہیں۔ جس سے تمام مسلمانوں کے جذبات کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔

(۳) ہم مسلم خواتین سیالکوٹ شہر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہیں۔ کہ وہ انہدام مسجد شہید گنج کی وجہ سے جو زخم مسلمانوں کو لگے ہیں۔ ان کے اندمال کرنے میں دانشمندانہ رویہ اختیار کرے۔ اور نہ صرف یہ کہ مسجد کو بحال کرے۔ بلکہ تمام مساجد و اوقاف کی حفاظت کے متعلق خاص خواہ قوانین نافذ کرے۔ تا غیر قوموں کی چیرہ دستیوں سے مسلمانوں کی مذہبی حرمت محفوظ رہے:۔

(۴) ہم مسلم خواتین سیالکوٹ اسیران مسجد شہید گنج کی ان قربانیوں پر جو وہ کر رہے ہیں۔ مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا ہے۔ کہ خدا انہیں جزائے خیر دے:۔

(۵) یہ کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضور گورنر جنرل آف انڈیا۔ گورنر پنجاب اور مسلم پریس کو بھیجی جائیں:۔

نامہ نگار

۲۹ ستمبر کو یوم التبلیغ پوری سرگرمی سے منایا جائے

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہو گا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف کریں:۔

جس جگہ ہو سکے جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں اشتہارات و کتب وغیرہ کے ذریعہ ہر غیر احمدی کو پیغام حق پہونچایا جائے:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مباہلہ کی دعوت دیکر "مدیر احسان" کیوں خاموش ہو گئے؟

اخبار "احسان" کے "مدیر و سر دبیر" نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ مباہلہ کے ذریعہ احمدیت کا خاتمہ کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہو چکا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ احمدی اس کی البرز شکن گرز کو پر پشہ جتنی وقعت بھی نہیں دیتے۔ اور اس کی تمام چیخ و پکار کو ایک ضمیر فروش کی صدائے بے ہنگام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا اور نہایت ہی شان کے ساتھ لکھا۔ کہ:۔

"کوشش یہ تھی کہ مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر پکے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ لیکن وہ اپنی خطاؤں پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنے جھوٹ پر بضد قائم رہنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ اس عذاب موعود کے لئے جو ایسے خطاکاروں کے لئے کارخانۂ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے جلد بازی کرنے لگے ہیں۔ اس لئے میں آج یہ اعلان کر دینے پر مجبور ہوں۔ کہ وہ اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کر لیں"۔

اس پر ہم نے "احسان" کو جہاں قدر خود بشناس کی نصیحت کی۔ وہاں اس کا شوق مباہلہ پورا کرنے کے لئے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ "مدیر احسان اگر سنجیدگی کے ساتھ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام علماء سمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر الفضل اپنے تمام عملہ سمیت آنے کے لئے تیار ہے"۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کی منظوری کا فوری اعلان کر کے اس "موعودہ عذاب" کے بارے سبکدوشی حاصل کر لی جاتی۔ جو "مدیر احسان" کی زبان و قلم سے احمدیوں کے لئے لٹکا ہوا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ "مدیر احسان" نے اس طرح خاموشی اختیار کر لی ہے۔ کہ گویا مردہ اند۔ اگر ہمارے یہ الفاظ پڑھنے والوں میں سے کسی کو ان تک رسائی حاصل ہو۔ اور انہیں ہوش و حواس میں پائے تو عرض کر دے۔ بندہ پرور آپ کے ناز کا کشتہ دیدہ و دل فرش منتظر بیٹھے ہیں۔ موعودہ عذاب کی گٹھڑی سنبھال کر میدان میں آئیے۔ اور اپنا کمال دکھائیے۔ یا کم از کم اتنا ہی بتا دیجئے کہ منشاء مبارک کیا ہے۔ طوفان کی طرح نمودار ہو کر جھاگ کی طرح کیوں بیٹھ گئے۔؟

آل انڈیا نیشنل لیگ کا اعلان

مرزا ظہیر الدین صاحب طالب نے اپنا نام نیشنل لیگ کی امداد کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ چنانچہ وہ صوبہ سندھ و بمبئی میں نیشنل لیگوں کے قیام کے لئے اپنے خرچ پر تشریف لے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا صوبہ جات کے احباب نیشنل لیگوں کے قیام میں ان کے معاون ہوں:۔ سکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

چندہ برائے مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

منجانب

ممبران مسلم ایسوسی ایشن

و

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوگنڈا

نام	شلنگ
ڈاکٹر لعل الدین صاحب احمدی و اہلیہ صاحبہ	۳۰-۰۰
سید عبد الشکور صاحب احمدی	۱۰-۰۰
نصر اللہ خانصاحب ملک احمدی	۱۰-۰۰
نذیر احمد صاحب اسلم احمدی	۱۰-۰۰
عبد الحی صاحب احمدی و اہلیہ صاحبہ	۲۰-۰۰
محمد شریف صاحب احمدی	۵-۰۰
ڈاکٹر احمد الدین صاحب احمدی	۱۵-۰۰
سعدی مگنڈا صاحب احمدی	۱-۰۰
اہلیہ صاحبہ منشی دین محمد صاحب مرحوم جگان	۱۰-۰۰
ڈاکٹر نور محمد صاحب	۱۵-۰۰
محمد الدین صاحب سکرٹری مسلم ایسوسی ایشن	۵-۰۰
چوہدری جلال الدین صاحب بھو	۵-۰۰
مستری محمد حسین صاحب احمدی	۱۲-۰۰
نواب الدین صاحب	۲-۰۰
فضل الدین صاحب	۲-۰۰
نذیر احمد صاحب احمدی	۲-۰۰
امام الدین صاحب	۲-۰۰
اللہ بخش صاحب	۲-۰۰
نور محمد صاحب	۲-۰۰
نور محمد اکالا صاحب	۱-۵۰
حسین محمد صاحب ٹیلر	۲-۰۰
صدیق صاحب	۱-۰۰
میزان کل	۱۶۴-۵۰

ناظر بیت المال قادیان

378

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولی کے متعلق

مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

(از مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(۲)

اصل قصیدہ کے متعلق

میں نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۱۴ - جون ۱۹۳۵ء میں یہ ذکر کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قصیدہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی کتاب اربعین سے نقل کیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آپ کا یہ فرض تھا۔ کہ آپ نقل میں اپنی طرف سے کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ کرتے۔ چنانچہ آپ نے وہ قصیدہ جو اربعین میں درج ہے اپنی کتاب نشان آسمانی ایڈیشن دوم میں تمام کا تمام اور اس کے چند اشعار ایڈیشن اول میں بغیر کسی قسم کا تصرف کئے درج فرما دیئے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ اس قصیدہ کا فلاں شعر محرف ہے۔ تو تحریف کا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہیں آسکتا اور نہ ہی یہ کہنا درست ہو سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب سے ایک بڑی لغزش یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے اس قصیدہ کے جس نسخہ پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھی ہے۔ اس میں کتابت کی غلطیاں اس کثرت سے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے استدلال کی عمارت زیادہ تر انہیں اغلاط کتابت پر استوار ہے"۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قصیدہ کا علم اربعین سے ہوا۔ اب اگر بالفرض اربعین کا قصیدہ ایسے نسخہ سے لیا گیا جس میں کتابت کی غلطیاں تھیں۔ تو یہ الزام صاحب اربعین پر آئے گا نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اور اگر آپ اس قصیدہ کی نقل کرتے ہوئے اپنے علم کی بناء پر اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل کرتے تو اس وقت جناب حسرت جیسے لوگ ہی یہ اعتراض کرتے۔ کہ آپ نے اربعین کے قصیدے کو محرف کر کے پیش کیا ہے۔ چنانچہ اب جبکہ آپ نے ایک لفظ کا بھی تغیر و تبدل نہیں کیا۔ آپ کو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ آپ نے میم - ح - میم - دال کی بجائے الف - ح - میم - دال کر دیا ہے اور حسرت صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ:-

"اگرچہ مرزا صاحب جیسے نیوکاروں سے جو آیات قرآنی میں بھی تصرف کر لیا کرتے تھے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اس قسم کی توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ قصیدہ ان کے تصرفات سے محفوظ رہا ہو"

اس لئے اگر آپ فی الواقعہ کوئی تغیر و تبدل کرتے۔ تو نہ معلوم پھر مخالفین کیا کچھ اعتراض کرتے۔ موجودہ حالات میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی عقلمند کے نزدیک مورد الزام نہیں ٹھیر سکتے۔

تصحیح نسخ کے طریقے

حسرت صاحب نے پرانی قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی تصحیح کے دو طریق کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تہذیب و شرافت و اخلاقی حالت کا یوں مظاہرہ کیا ہے:-

"بیچارے غلام احمد قادیانی ان طریقوں سے قطعاً نابلد واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے نہ تو اس امر پر غور کیا۔ کہ ان اشعار میں فن عروض کے اعتبار سے کیا کیا خامیاں ہیں۔ اور نہ یہ ہو سکا۔ کہ اس نسخے کا دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر لیتے"

حسرت صاحب! ذرا خدا لگتی کہنا۔ کیا یہ مناسب ہے؟ کہ جب ایک ثقہ شخص کسی شخص سے یہ بیان کرے۔ کہ یہ قصیدہ فلاں شاعر کا ہے۔ اور اس قصیدہ میں فن عروض کے لحاظ سے کوئی ایسی خامی پائی جاتی ہو جس کے مرتکب مسلم الثبوت اساتذہ فن بھی ہوئے ہوں۔ تو اس خامی کی وجہ سے سامع اس قصیدہ میں رد و بدل شروع کر دے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی دیانتدار آدمی ایسا نہیں کرے گا۔ اور دوسرے طریق کے مطابق تصحیح نہ کرنے کا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس وقت عائد ہو سکتا ہے جبکہ حسرت صاحب یہ ثابت کر دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں تھا۔ کہ اس قصیدہ کے اور قدیم نسخے بھی ہیں۔ جو اربعین والے قصیدہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ورنہ اس کے بغیر اعتراض کرنا پرلے درجہ کی لغویت ہے۔

حسرت صاحب نے تصحیح کے جو دو طریق بیان کئے ہیں۔ وہ ایسے قصائد کے متعلق تو درست ہو سکتے ہیں۔ جن میں تغیر و تبدل سے واقعات یا حقائق میں تبدیلی کا امکان نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسا قصیدہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے زیر بحث ہے۔ جس میں آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ تو اس میں میرے نزدیک پہلے طریق کے مطابق تغیر و تبدل کرنا قطعاً نادرست ہے۔ اور اگر مختلف نسخے ہوں تو ان میں سے اس نسخہ کو ترجیح دی جانی چاہیئے۔ جو واقعات کے مطابق ہو۔ یا اگر کسی نسخہ کی قرآن مجید اور احادیث سے تائید ہوتی ہو۔ تو اس کو سب نسخوں پر ترجیح دی جائیگی اور باقی نسخوں کو غلط قرار دیا جائے گا۔ البتہ جو لوگ کذب صریح سے کام لینے کے عادی ہوتے ہیں۔ انہیں قرآن مجید و احادیث اور واقعات کے ساتھ تطابق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اگر عروض کے لحاظ سے کوئی خامی دیکھیں تو وہ اس کی خود تصحیح کر دیں گے۔ چاہے قصیدہ کہنے والا بوجہ پیشگوئی کے خلاف واقعہ اور قرآن مجید و حدیث کے مخالف ہونے کے جھوٹا ہی ثابت کیوں نہ ہو۔ لیکن ایک ایماندار شخص ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر وہ دیکھے کہ قصیدہ میں بیان کردہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے یا وہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ تو عروض کے لحاظ سے اگر وہ اس قصیدہ میں کوئی خامی بھی دیکھیگا۔ تو اسے نظر انداز کرتے ہوئے اسی نسخہ کو صحیح قرار دے گا جس کی رُو سے اس ولی کو صادق تسلیم کرنا پڑے۔

حسرت صاحب کے دو صریح جھوٹ

حسرت صاحب لکھتے ہیں:-

(۱) کچھ عرصہ ہوا۔ ہم نے اس قصیدے کی ایک اہم غلطی کی طرف جو مرزا صاحب کے قصر استدلال کا سنگ بنیاد ہے۔ اشارہ کیا تھا۔ معتقدین قادیان نے پہلے تو اس طرف قطعاً توجہ نہ کی۔ لیکن جب خود ان کی جماعت کے لوگوں میں اس اعتراض کی بناء پر شبہات پیدا ہونے لگے۔ اور مرزا صاحب کی امامت و مہدویت میں شک کیا جانے لگا۔ تو اکابر قادیان مضطرب اور سراسیمہ ہو گئے۔ اور انہوں نے جہالت کے حربے سے جو قادیان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اس کا جواب دینا چاہا"

مگر حسرت صاحب کا یہ کذب صریح ہے۔ کیونکہ "الفضل" ۵ مارچ ۱۹۳۵ء میں میں نے جو ایک سائل کے جواب میں مضمون لکھا تھا۔ وہ سائل احمدی نہ تھا بلکہ غیر احمدی تھا۔ اور اس نے حسرت صاحب کے اعتراض کا حوالہ نہ دیا تھا۔ بلکہ بعض غیر احمدی دوستوں سے اس نے یہ اعتراض سنا تھا۔ اور بغرض حصول جواب ہمارے پاس بھیجا تھا۔ پھر حسرت صاحب کا اپنی خود ستائی کرتے ہوئے یہ کہنا (جبکہ چوہدری محمد حسین صاحب ایم اے اور میاں فیروز الدین صاحب لاہوری وغیرہ ان سے بہت پہلے یہ اعتراض کر چکے ہیں) کہ "جب خود مرزائیوں میں شکوک پیدا ہونے لگے۔ تو میاں شمس قادیانی دامن گردان کر اٹھے اور ۵ مارچ ۱۹۳۵ء کے الفضل میں ایک مختصر سا مضمون لکھ ڈالا" کس قدر خلاف واقعہ ہے۔

(۲) میں نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۱۴ جون ۱۹۳۵ء میں غیر مبہم الفاظ میں یہ لکھ دیا تھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قصیدہ اربعین سے نقل کیا ہے۔ اس لئے شعر میں تحریف کا الزام اگر عائد ہو سکتا ہے، تو صاحب اربعین پر۔ اصولی طور پر اگر آپ کوئی مطالبہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ تصحیح نقل کا ہے۔ کہ آیا اربعین میں یہ قصیدہ اسی طرح شائع شدہ ہے یا نہیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ اور اس کا فیصلہ اربعین کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ یا مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کی کتاب "تائید آسمانی در رد نشان آسمانی" کو دیکھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یہ قصیدہ صفحہ ۷ تا ۱۰ میں من وعن درج کر دیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ مندرجہ نشان آسمانی سے حرف بحرف مطابق ہے۔ اس لئے اگر اسی قصیدہ کا کوئی نسخہ ہو۔ اور بالفرض اس سے زیادہ صحیح ہو۔ تو بھی اس نسخہ کی عدم صحت کا الزام صاحب اربعین پر آسکتا ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ لیکن باوجود میری اس تصریح کے حسرت صاحب نے ازراہ کذب و افترا یہ لکھ دیا ہے۔ کہ "چنانچہ اس بحث کے متعلق میاں جلال الدین شمس کا جو مضمون الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مرزا صاحب کو اس قصیدہ کی صحت کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ ع تو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا"

اگر حسرت صاحب سچے ہیں۔ تو یہ الفاظ میرے مضمون مندرجہ الفضل سے دکھائیں لیکن ہرگز نہیں دکھا سکیں گے۔ پس یہ بھی ان کا صریح جھوٹ ہے اور ایسے شخص کو جھوٹ بولنے سے کیا پرہیز جو احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا نیشنل لیگ کے احکام کے مطابق یوم مسجد شہید گنج کس طرح منایا گیا؟

مختلف مقامات کی نیشنل لیگوں کی طرف سے یوم مسجد شہید گنج منانے کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل کی جاتی ہیں

بھیرہ

۲۰ ستمبر بعد نماز جمعہ نیشنل لیگ بھیرہ کا ایک غیر معمولی جلوس سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ مظاہرہ کرتے ہوئے مسجد احمدیہ سے نکل کر شہر کے بڑے بازاروں میں گھومتا ہوا گنج منڈی پہونچا۔ جہاں زیر صدارت ڈاکٹر ایم۔ ڈی کریم صدر نیشنل لیگ بھیرہ ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے درد انگیز تقریر کی۔ اور مسجد کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن پیش کئے۔ جو باتفاق آراء پاس ہوئے ؛

(نامہ نگار)

بارموسے (گجرات)

جامع مسجد میں ایک جلسہ زیر صدارت ملک منصب داد خان صاحب رئیس منعقد ہوا حاضرین کافی تعداد میں شامل تھے۔ صاحب صدر نے انہدام مسجد شہید گنج اور مزار حضرت کاکو شاہ صاحب کے متعلق کافی روشنی ڈالی۔ پھر راقم الحروف نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۵ ستمبر شاہی مسجد لاہور میں کی پڑھ کر سنائی۔ آخر میں ریزولیوشن پاس کئے گئے ؛

خاکسار محمد دین سکرٹری انجمن احمدیہ بارموسے

خواص پور ضلع امرتسر

۲۰ ستمبر مسجد حاجن دائی میں زیر صدارت جناب حبیب اللہ خان صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ مسلمانان خواص پور ضلع امرتسر کا یہ جلسہ سکھوں کے اس مذموم فعل کے خلاف جس کا انہوں نے مسجد شہید گنج لاہور کو منہدم کر کے ارتکاب کیا ہے۔ پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ ہم ہر مذہب کے مقدس مقامات خصوصاً معابد کے احترام کا گہرا احساس اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کو منہدم کر کے سکھوں نے ہندوستان کے طول و عرض میں رہنے والے مسلمانوں کے قلوب کو سخت مجروح کیا ہے۔ ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کو واگزار کیا جائے۔ اور مفسدہ پردازوں کو کیفر کردار تک پہونچایا جائے۔

خاکسار محمد عنایت اللہ از خواص پور

ہزارہ (مانسہرہ)

بحکم پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور نیشنل لیگ ہزارہ (مانسہرہ) کے ممبران نے یوم احتجاج مسجد شہید گنج منایا۔ اور اظہار رنج و افسوس کرتے ہوئے مسجد کی واگذاری کے لئے دعا کی۔ تمام ممبران نے سیاہ نشان لگائے۔ اور سیاہ جھنڈا لہرایا گیا۔

خاکسار سید محمد مقصود علی سکرٹری نیشنل لیگ ہزارہ

گوجرانوالہ

مسلمانان گوجرانوالہ یوم احتجاج کو پر امن طریق سے منانے کی کئی دنوں سے تیاریاں کر رہے تھے۔ چنانچہ ۲۰ ستمبر تمام افراد اپنے ہاتھوں میں سیاہ پرچم لئے۔ اور سینوں پر سیاہ نشان لگائے بازاروں میں نکلے۔ تمام مساجد بازاروں اور مکانات پر سیاہ پرچم لہراتے نظر آتے تھے تمام دن مکمل ہڑتال رہی۔ پھر مسلمانوں نے منادی کرائی۔ کہ باغ شیرانوالہ میں نماز جمعہ سے پیشتر سب لوگ جمع ہو جائیں۔ چنانچہ اس منادی پر لوگ جوق در جوق باغ میں جمع ہونے شروع ہوئے اور ۱۸ یا ۲۰ ہزار کے اجتماع میں جلسہ ہوا شیخ الحسن آلوجہاری اور مولوی محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث نے تقریریں کیں۔ پھر بعض قراردادیں منظور کی گئیں۔ اس کے بعد باغ میں ہی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اور قریباً ۳½ بجے جلوس نکلا۔ جلوس تمام بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا محلہ نور باماں میں ختم ہوا۔ نامہ نگار

شاہدرہ

۲۰ ستمبر حسب ارشاد جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور شاہدرہ میں یوم احتجاج مسجد شہید گنج منایا گیا۔ تمام ممبران نیشنل لیگ شاہدرہ نے اپنے بازؤوں پر سیاہ کپڑے کا نشان لگایا۔ اور مسجد احمدیہ شاہدرہ پر سیاہ جھنڈیاں نصب کیں۔ مسلمانان شاہدرہ نے بھی پر امن طریق سے یوم احتجاج منایا اور جلوس نکالا۔ جو امن کے ساتھ بازار میں سے گزر کر اپنی جگہ پر پہونچ گیا۔

خاکسار افتخار الدین سکرٹری نیشنل لیگ شاہدرہ

لکھنؤ

۲۰ ستمبر یوم مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں حسب ہدایت آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور ممبران نیشنل لیگ لکھنؤ بصورت وفد سیاہ نشان اور جھنڈا لئے کر مسلمانوں کے جلوس میں شامل ہوئے اور نعرہ ہائے تکبیر میں جملہ مسلمانوں کے ہمنوا رہے۔ لکھنؤ چوک گول دروازہ سے لے کر اکبری دروازہ تک جلوس پوری شان و شوکت سے نعرہ ہائے تکبیر لگاتا ہوا پُر امن طریق پر جا رہا تھا۔ کہ ایک احراری نے شرارت سے قادیانی مردہ باد کا نعرہ لگا دیا۔ جس پر مجمع میں احراری لفنگوں نے زور و شور سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ قادیانی علیحدہ ہو جائیں۔ ہمارے سکرٹری سید ارتضےٰ علی صاحب کو بعض جوشیلوں نے گھیر لیا۔ اور ان کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔ جس پر انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ ذمہ دار اصحاب یہ اعلان کریں۔ کہ احمدی جلوس سے علیحدہ ہو جائیں۔ اس پر دو پارٹیاں ہو گئیں۔ کچھ لوگ ہماری حمایت میں تھے لیکن احراری لفنگے یہی کہتے رہے کہ قادیانی چلے جائیں۔ آخر ہم گھر کو واپس آ گئے۔ لیکن جب جلوس امین آباد جیسی آباد جگہ پہنچا تو ہماری عدم موجودگی کے سبب لوگ کبیدہ خاطر ہو کر جلوس سے علیحدہ ہو گئے۔ احراری اس حرکت کو شرفا نے ناپسند کیا۔ خاکسار برکت علی

امرتسر

صدر نیشنل لیگ امرتسر نے بحکم مرکزی نیشنل لیگ لاہور ۱۹ ستمبر تمام ممبران کو تاکید کی کہ ۲۰ ستمبر یوم مسجد شہید گنج منایا جائے۔ کاروبار بالکل بند رہے۔ مکانوں اور جسموں اور دوکانوں پر سیاہ جھنڈے اور جھنڈیاں لگائی جائیں۔ اور ہر ایک ممبر بازو پر سیاہ نشان لگائے۔ اور جلوس میں شامل ہو۔ اس حکم کے مطابق بروز جمعہ دوکانیں بند رہیں۔ اور مکانوں پر سیاہ جھنڈے نصب کئے گئے۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں نیشنل لیگ کے زیر انتظام میٹنگ ہوئی۔ اور مسجد شہید گنج کی واگذاری کے سلسلہ میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

۱۹ ستمبر بعد نماز عشا احرار نے مسجد خیر دین میں ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ مجلس احرار بھی یوم مسجد شہید گنج منائے گی۔ اور مسلمانوں کے پروگرام کے مطابق جلسہ و جلوس میں حصہ لے گی۔ مگر احرار کی بدقسمتی سے اہل اسلام کو احرار کی اس چالبازی کی اطلاع مل گئی۔ آناً فاناً مسلمان مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور احرار سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے۔

(۱) پیر جماعت علی شاہ صاحب کو "امیر ملت" تسلیم کرو۔ اور عطاء اللہ کو "امیر شریعت" مت کہو ؛

(۲) اپنی گذشتہ بدعنوانیوں سے توبہ کرو۔

(۳) ہمارے پروگرام کے ماتحت کام کرو۔

احراری آئیں بائیں شائیں کر کے جلسہ برخاست کر کے گھروں کو چلے گئے ؛

۲۰ ستمبر چند احرار مولوی مسجد خیر دین میں پہنچ گئے۔ اور لوگوں کے آنے سے پہلے ہی جلسہ شروع کر دیا۔ جس میں مولوی حبیب الرحمان نے گورنمنٹ۔ سر فضل حسین۔ مولوی ظفر علی۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب اور بزرگان سلسلہ احمدیہ کے متعلق بدزبانی کی۔ جب مسلمانوں نے احرار کی یہ روباہ بازی دیکھی۔ تو جلوس نکال لیا۔ احرار بھی جلسہ چھوڑ کر جلوس میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ تو مسلمانوں نے ان کو آگے نہ ہونے دیا۔ آخر احراری شام تک ادھر ادھر گھوم کر گھروں کو چلے گئے ؛

(نامہ نگار)

گھبیڑ ضلع گجرات

۲۰ ستمبر ہر فرقہ کے مسلمانوں نے ایک غیر معمولی جلوس نکالا۔ جس میں بوڑھوں سے لے کر بچوں تک شامل تھے۔ جلوس میں سیاہ جھنڈے اور ہر ایک کے بازو پر سیاہ نشان تھے۔ جلوس تقریباً دو میل کا چکر کاٹتا اور نعرے لگاتا ہوا مسجد مترپالاں میں ختم ہوا۔ مسجد میں سید محمد غوث صاحب نے مختصر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ قانون اور شریعت کے اندر رہتے ہوئے مسجد شہید گنج کے لئے ہر جائز قربانی کریں خواہ وہ مالی ہو یا جانی یا کسی اور رنگ کی ؛

خاکسار سید محمد یوسف شاہ

379

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ستمبر کو لاہور میں مسلمانوں کا عظیم الشان مظاہرہ

احرار کو فتنہ انگیزی کے نتیجہ میں ذلّت و رسوائی

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

لاہور ۲۰ ستمبر - احرار کی مختصری ٹولی کے افتراق انگیز رویہ کے سوائے جملہ فرقہ ائے اسلام اور جماعتوں کی طرف سے آج جس اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ "یوم غم" کا مظاہرہ کیا گیا - وہ ہندوستان کی جملہ اسلامی تحریکوں میں ایک بے نظیر چیز ہے - اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے - کہ اتحاد - یکجہتی اور ہم آہنگی کا یہ پُر جوش مظاہرہ آج تک نہیں دیکھا گیا - لاہور کی کوئی اسلامی جماعت - کوئی ادارہ اور کوئی طبقہ ایسا باقی نہیں رہا - جس نے آج کے دن مسجد شہید گنج کے انہدام پر اپنے دلی افسوس اور غم کا مظاہرہ نہیں کیا - احراری ٹولی کے کاغذی مجاہد کے سوائے جملہ اسلامی روزنامے سیاہ حاشیوں کے ساتھ شائع ہوئے - تمام اسلامی آبادی کشمیری بازار - ڈبی بازار - موچی دروازہ - محلہ مسجد احمدیہ بھاٹی گیٹ - قلعہ گوجر سنگھ - مزنگ وغیرہ جملہ اسلامی علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی - سبزی منڈی - میوہ منڈی - بوچڑ خانہ وغیرہ تمام بند تھے - جملہ مساجد - دوکانات اسلامی اخبارات کے دفاتر - آل انڈیا نیشنل لیگ - کا صدر دفتر غرضکہ اسلامی محلوں کی قریباً ہر ایک عمارت پر سیاہ جھنڈا لہرایا - تمام گزرگاہوں اور بازاروں - بڑی بڑی گلیوں - محلوں میں رسیوں کے ساتھ سیاہ بندھن لگائے گئے ہر ایک ٹانگے - موٹر - گڈے - بلکہ چھوٹی چھوٹی ریڑھیوں اور بائیسکلوں پر بھی ایک ایک یا دو - دو سیاہ جھنڈیاں نصب تھیں - چھوٹے بچوں - نوجوانوں - معمر لوگوں کی ٹولیاں ہاتھوں میں سیاہ جھنڈیاں لئے سیاہ بلے لگائے اپنے اپنے محلوں سے جلوس کی صورت میں نعرے لگاتی ہوئی شاہی مسجد کی طرف روانہ ہوتی رہیں - مسجد نماز جمعہ کے وقت تک تمام و کمال پُر ہو گئی - اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے مسجد کے احاطے سے باہر حضوری باغ میں اور مسجد کی سیڑھیوں پر نماز ادا کی - شاہی مسجد میں مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع پہلے کبھی نظر نہیں آیا -

---

نماز جمعہ سے فراغت کے بعد تمام لوگ ایک پُرامن اور منظم جلوس کی صورت میں روانہ ہوئے - اور واٹرورکس - ڈبی بازار کشمیری بازار - چوہٹہ مفتی باقر سے گذرتے ہوئے موچی دروازہ کے باغ میں جمع ہوئے جہاں پیر جماعت علی شاہ صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا - لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام معقول تھا - تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پیر صاحب کی تقریر پڑھکر سنائی گئی - جس کے دوران میں آپ نے فرمایا:-

"مسجد کے انہدام نے جو انگریزی حکومت کے دو صد سالہ روایات کے خلاف تھا - مسلمانوں میں سخت اضطراب پیدا کر دیا ہے اور ان کے دل میں نہایت سُرعت کے ساتھ یہ خیال پیدا ہوا ہے - کہ ہمارا دین اور مسجدیں اس ملک میں محفوظ نہیں - اس خیال نے بہت سی طبائع کو سول نافرمانی کی طرف بھی مائل کر دیا ہے - تاہم اگر کوئی جماعت یا طبقہ یہ خیال کئے بیٹھا ہے - کہ مسلمان ایک خاص دینی صدمہ کے باعث جس کا علاج اور ذرائع سے بھی ممکن ہے - اپنے آپ کو نئے قانون اساسی کے فوائد سے محروم کر لیں گے - تو میں اس امر کو واضح کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مسلمان اپنے سیاسی مستقبل اور متعلقہ فرائض کو خوب سمجھتے ہیں - اور جو جماعت یا طبقہ یہ امید لگائے بیٹھا ہے - کہ مسلمان اپنی سادہ لوحی سے اپنے مستقبل کو خراب کر لیں گے - وہ محض ایک خیال باطل میں مبتلا ہے - . . . . . . ایسے طریقوں کی آزمائش کرنی چاہیئے - جس کے ذریعہ حکومت کو اس کی قانونی غلطی کا احساس کرایا جا سکے - میں ہندوؤں اور سکھوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں سے برادرانہ اور ہم وطنانہ تعلقات کو کشیدہ نہ کریں - دنیا کے واقعات تبدیل ہوتے رہتے ہیں - اگر آج ہم کو آپ کے تعاون کی ضرورت ہے - تو شائد کل آپ کو ہمارے تعاون کی بھی ضرورت پڑ جائے - اس مادی نقطہ نگاہ کے علاوہ ایک اور بلند ترین روحانی نقطہ نگاہ بھی ہے - جس کا تقاضہ امن صلح اور آشتی ہے"

اپنی تقریر کے بعد آپ نے جلسے کی برخواستگی کا اعلان فرمایا ہی تھا - کہ جلسے میں سے کسی احراری والنٹیر نے آواز دی - کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار بھی تقریر کرنے کے خواہشمند ہیں - یہ سنتے ہی تمام مجمع برافروختہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور "ہم غداروں کی بات نہیں سننا چاہتے" کی آوازیں چاروں طرف سے آنا شروع ہو گئیں چند ایک احراری والنٹیر سٹیج کے قریب آ دھمکے - جنہیں دھکے دیکر پرے ہٹا دیا گیا - ایک احراری نے سٹیج پر چڑھکر مولوی حبیب الرحمٰن کی سفارش کرنا چاہی - اُسے ٹانگ سے پکڑ کر نیچے گھسیٹ لیا گیا - احراری والنٹیروں کی ان حرکات سے مجمع اور برافروختہ ہو گیا - اور اس نے اپنا غصہ خوب اچھی طرح احراری لیڈروں پر نکالا - مجمع میں سے ایک گروہ نے مولوی حبیب الرحمٰن وغیرہ کا تعاقب کرتے ہوئے ناگفتہ بہ آوازے کسنے شروع کر دیئے - اور دست درازی تک نوبت پہونچ گئی - جس کے باعث چند احراری والنٹیروں کی قمیص اور سلواریں پھٹ گئیں - اسی ہنگامے میں احراری لیڈر سر پر پاؤں رکھکر بھاگ گئے - اور مجمع منتشر ہو گیا:

جہلم میں مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ کی بیہودہ سرائی

مولوی عطاء اللہ نے اپنے تقدس کا اپنے ہاتھوں پردہ چاک کر دیا

۱۷ ستمبر کو احرار کے لیڈر مولوی حبیب الرحمٰن مولوی عطاء اللہ اور شیخ حسام الدین جہلم آئے ۱۸ ستمبر کو ۳ بجے بعد دوپہر مسجد خانساماں میں حبیب الرحمٰن اور عطاء اللہ نے تقریریں کیں - حاضرین کی تعداد تین چار سو کے درمیان تھی - جس میں اکثر دیہاتی لوگ تھے - کیونکہ ارد گرد کے دیہات میں منادی کرائی گئی تھی - شہر جہلم میں کوئی منادی نہیں کرائی گئی - کیونکہ انہیں معلوم تھا - کہ شہر کی پبلک احرار سے نفرت کرتی ہے - مسجد شہید گنج کے معاملہ میں اپنی بریت ظاہر کرتے ہوئے کہا گیا - کہ مسجد انگریزی گورنمنٹ کی نگرانی میں سکھوں نے گرائی ہے - اگر انگریز علیحدہ ہو جائے - تو ہم سکھوں کو بتا دیں - کہ مسجد کس طرح گرائی جاتی ہے پھر ایک اور مجبوری یہ ظاہر کی - کہ ہمارا مرزائیت سے مقابلہ ہے - عطاء اللہ نے اپنی شان جتانے کیلئے کہا - بھیرہ میں فضل حق ممبر اسمبلی نے اسکا استقبال کیا - گوجرہ میں ایک ایم اے اور ایک دیوبندی فاضل نے اسکے پاؤں دبائے - اور جہلم میں ایک ٹھیکیدار کی بہو بیٹیاں میری جوتیاں سیدھی کرتی ہیں - مجھ سے پردہ اتار دیا ہے اور میرے پاؤں دباتی ہیں - پھر کہا - مسجد مرزا محمود نے گرائی ہے - اس نے پانسو روپیہ سکھوں کو گوردوارہ کیلئے اسی غرض سے دیا - اور ایک پتھر سے کیسی کھیل کھیلے - پھر کہا - مسجد ظفر علی نے گروائی ہے: حبیب الرحمٰن نے تمام مسلمانوں کو بے ایمان قرار دیتے ہوئے کہا - کہ انہوں نے جنگ کے ایام میں بھرتی ہو کر قسمیں کھائی تھیں - کہ وہ کعبہ گرانے کیلئے تیار ہیں - سوٗر کا گوشت کھانے کو تیار ہیں - انہوں نے بغداد میں پیر دستگیر اور امام ابو حنیفہ کے مزار پر گولہ باری کی - یہ لوگ کس منہ سے احرار پر اعتراض کرتے ہیں علامہ مشرقی کے متعلق ارشاد ہوا - وہ خود ہی مریگا وہ اس قابل نہیں - کہ اسکی تردید کی جائے - مولوی عطاء اللہ نے کہا میں فسق و فجور کا پتلہ ہوں - مگر پبلک کا گناہ کبھی نہیں کیا - اور میں اسقدر وسیع حوصلہ رکھنے والا ہوں - کہ ان لوگوں کو جو آج مجھ پر لعنت کر رہے ہیں نماز پڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پھر انکو نماز میں اپنا امام بنایا - تاکہ انکی اصلاح ہو جائے - یہاں کا ایک ڈاکٹر مجھ پر الزام لگاتا ہے - مگر اس کا بھی منہ میں نے خوب اچھی طرح چوما اور چاٹا ہے اور یقیناً اس کا وہ حصہ دوزخ میں نہیں جلایا جائیگا: ایک اور تقریر میں کہا - سر ظفر اللہ خاں نے اشتہار بعنوان "احرار سرکار کی چوکھٹ پر" لکھا ہے - پھر کہا - مرزا صاحب نے اولوالامر منکم سے انگریز مراد لئے ہیں - خدا انگریز کی حکومت سے واسطہ ڈالے - مرزائی بدھو ہیں...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ستمبر کے عظیم الشان مظاہرہ کے خلاف احرار کا شرمناک رویہ

احرار کے ”مجاہد“ پر متعصب اخبار ”پرتاپ“ کو بھی حیرت

یوم مسجد شہید گنج کے جس عظیم الشان اور بے نظیر مظاہرہ کے خلاف احرار کے اخبار ”مجاہد“ نے جو حیرت انگیز رویہ اختیار کیا۔ اور صریح کذب سے کام لیتے ہوئے جہاں اس ذلت و رسوائی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ جو اس موقع پر احرار کو نصیب ہوئی۔ وہاں مظاہرہ کو بھی بے حقیقت اور فضول ٹھیرایا۔ اس پہ احرار کا بہت بڑا حامی اور مددگار اخبار ”پرتاپ“ بھی حیران رہ گیا۔ اور اسے اس کے متعلق حسب ذیل مضمون لکھنا پڑا۔ ناظرین اس سے بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ احرار مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کی جدوجہد کو ناکام بنانے کے لئے اس حد کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ متعصب غیر مسلم بھی اس کے متعلق حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔

۲۰ ستمبر کو لاہور میں یوم ماتم منایا گیا شہادت ”مسجد“ شہید گنج کی تقریب پر فرزندان توحید کا وہ تاریخی اجتماع ہوا کہ نہ آنکھوں نے آج تک دیکھا تھا نہ کانوں نے آج تک سنا تھا۔ ماتمی جلوس عدیم النظیر تھا۔ اس لئے کہ ننگے سر مسلمانوں کا تھا اور بے حد پُرامن اور باوقار تھا۔

اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ ہے کہ اس تاریخی اجتماع میں کس قدر سیاہ پوش شامل ہوئے۔ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے اندازہ میں بڑا فرق ہے۔ غیر مسلموں کا اندازہ یہ ہے کہ شاہی مسجد میں زیادہ سے زیادہ ۵۰ سے ۷۵ ہزار تک مسلمان جمع ہوئے۔ اور موچی دروازہ کے باہر جلسہ میں۔ چالیس ہزار لیکن مسلمانوں کا اندازہ اس سے مختلف ہے مشکل یہ ہے کہ خود مسلمانوں کے اندازہ میں بھی اختلاف ہے۔ مثلاً ”سیاست“ کا اندازہ ہے کہ دو لاکھ سے زائد سیاہ پوش شامل ہوئے۔ ”احسان“ کہتا ہے کہ شاہی مسجد میں اڑھائی لاکھ فرزندان توحید کا ٹھاٹھیں مارتا بحر ذخار تھا۔ اور ترجمان احرار روزنامہ ”مجاہد“ ان سب کو مات کر کے تین لاکھ تک جا پہنچا۔

دوسرا یہ کہ موچی دروازہ کے باہر جو جلسہ ہوا اس میں احرار کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا مسلم اور غیر مسلم اخبارات اس بات پر متفق ہیں کہ احرار کے ساتھ نامناسب سلوک کیا گیا۔ جلسہ میں ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ احراریوں کو پیٹا گیا۔ اور ان کے کپڑے بھی پھٹے احرار مردہ باد کے نعرے بھی بلند ہوئے۔ اس کی وجہ یہ کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک احراری نے صاحب صدر سے درخواست کی۔ کہ مولانا حبیب الرحمٰن کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔ صدر نے اجازت نہ دی اس پر اس احراری نے تقریر کرنی شروع کر دی۔ نیلی پوش آئے اور انہوں نے اس احراری کو دھکے دے کر نیچے گرا دیا۔ کسی کی سلوار پھٹی تو کسی کی قمیص۔ احرار نے اس کے باوجود جلسہ کرنا چاہا۔ لیکن لیمپ وہاں سے اٹھا دیے گئے۔ جس پر چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ پلیٹ فارم بھی اٹھا دیا گیا۔ اس طرح احرار کو جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

لیکن احرار کا بیان اس سے مختلف ہے۔ چنانچہ ہم ترجمان احرار ”مجاہد“ میں پڑھتے ہیں کہ:۔

”کچھ تو لاؤڈ سپیکروں کی خرابی اور کچھ رہنمایان احرار کی موجودگی کی وجہ سے منتظمان جلسہ اور نئے نئے لیڈر سخت گھبرائے ہوئے تھے۔ پبلک رہنمایان احرار کی تقریر سننے کے لئے بے تاب تھی بڑی عجلت سے مقررین نے بے ربط اور بے جوڑ تقاریر ختم کیں۔ اور جب پبلک نے مطالبہ کیا کہ مولانا حبیب الرحمٰن سے تقریر کرنے کی درخواست کی جائے۔ تو پیر صاحب ابھی سوچ رہے تھے۔ کہ مولانا صاحب کی تقریر ہو جائے یا نہ۔ کہ ایک شخص مسمی شہاب الدین نے جو سٹیج پر موجود تھا کھڑے ہو کر کہا کہ ”دعا مانگو“ پیر صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور ساتھ ہی جلسہ کی برخواستگی کا اعلان کر دیا۔ پیر صاحب اور رہنمایان احرار فوراً ہی جلسہ گاہ سے روانہ ہو پڑے۔ پبلک پلیٹ فارم کی طرف ٹوٹ پڑی اور منتظمان کو سوالات کی بوچھاڑ سے دوچار ہونا پڑا اور اسی ہلڑ میں میز اور کرسیاں بھی گر پڑیں اور اسی گڑبڑ میں مایوس پبلک اپنے گھروں کو واپس آئی“

گویا مجاہد کے بیان کے مطابق نہ جلسہ میں ہاتھا پائی ہوئی نہ دھینگا مشتی۔ نہ کسی احراری کی قمیص پھٹی اور نہ سلوار۔ اور نہ کسی کو اٹھا کر پھینکا گیا۔ جو کچھ ہوا جلسہ کے بعد ہوا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ احرار کو تقریر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

تیسری بات قابل ذکر یہ ہے کہ جہاں دوسرے مسلم اخبارات کو ۲۰ ستمبر کے مظاہرے میں کوئی کمی نظر نہ آئی۔ وہاں بقول ”مجاہد“ ”پبلک کو سب سے زیادہ رنج اور افسوس اس بات کا ہے کہ جن شہیدوں کے نام پر یہ سب کچھ ہوا ان کی نسبت ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ نہ ان کے ورثاء کو خون بہا دلانے کی تجویز ہوئی۔ اور نہ اسیران فرنگ کی رہائی کا مطالبہ ہوا۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ بعض کے منہ سے اسی وقت نکلا کہ ”نشستند و گفتند و برخاستند“ والا مضمون ہوا مسجد شہید گنج کا تو صرف نام معلوم ہوتا ہے۔ یہ تو قصہ ہی اور نکلا۔ البتہ تمام پبلک کو معلوم ہو گیا کہ مجلس احرار کو کیوں بدنام کیا جاتا تھا“

اس سے ثابت ہوا کہ احراریوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کا مظاہرہ نشستند و گفتند و برخاستند سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

ترجمان احرار کی صریح کذب بیانی

روزنامہ مجاہد میں ”مجلس احرار اسلام قادیان کی تبلیغی سرگرمیاں“ کے جلی عنوان کے ماتحت ”دو مرزائیوں کا قبول اسلام“ کا اعلان شائع ہوا ہے۔ احرار کے اس ٹولہ کی باطل پھرائیاں اب زبان زد عام ہو چکی ہیں اور خود یہ اعلان احرار کی دروغ بافیوں اور کذب آفرینیوں کی داد دے رہا ہے جس وقت اس اعلان پر میری نظر پڑی میرا ماتھا اس وقت ٹھنکا تھا۔ کیونکہ مسمیان سعادت علی خاں اور عبدالرحیم ادیب فاضل ایف۔ اے پنجاب یونیورسٹی کو عرصہ تین سال سے احمدیت کو قبول کئے ہوئے ظاہر کیا گیا تھا۔ حالانکہ ان ناموں کا کوئی بھی شخص ہماری جماعت میں نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسے افراد ہوتے۔ تو مقامی جماعت کو ان کا ضرور علم ہوتا۔ اور ان کا جماعت کے کاموں میں حصہ لینا ضروری تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہمیں پہلے ہی اس امر کا یقین تھا۔ کہ یہ ایک تازہ جھوٹ ہے۔ جو احرار کی قوت ایجاد کا نتیجہ ہے۔ ہم نے ان اشخاص کے متعلق تحقیق کی۔ اور تحقیق پر بخوبی معلوم ہو گیا کہ اس اعلان میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔ بلکہ اس کا ایک ایک فقرہ ایک ایک لفظ حق و راستی سے اس قدر دور ہے جس قدر نور سے ظلمت۔ نہ ہی سعادت علی خاں نام کا شخص کوئی ملتان میں ہے۔ جو عرصہ تین سال سے احمدی ہوا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا شخص احمدی تھا۔ جو عبدالرحیم کے نام سے مشہور ہو اور ادیب فاضل اور ایف اے ہو پس احمدیت سے ان کے ارتداد کا اعلان ایسا ہی دروغ بے فروغ ہے۔ جیسا کہ خود تائبدگان کا وجود بے نام و نشان ہے۔ (نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

احرار اور دیگر مخالفین سلسلہ

کی مخالفت کے باعث چونکہ غیر احمدیوں کے سمجھدار طبقہ میں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی خواہش بڑھ رہی ہے۔ لہذا یوم التبلیغ کے موقعہ پر بجائے ادھر ادھر کے ٹریکٹ تقسیم کرنے کے اگر احباب جماعت خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرمعارف تصانیف ملک کے سنجیدہ سمجھدار۔ اور سلیم الطبع غیر احمدیوں تک پہنچائیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نہایت ہی بابرکت اور شاندار نتائج نکلیں گے۔

چونکہ دوستوں نے اس موقعہ پر کتابیں مفت تقسیم کرنا ہیں اس لئے مندرجہ ذیل کتب میں سے بعض کی قیمتیں کم کردی ہیں۔ بلکہ اس پر مزید رعایت یہ کی جائے گی۔ کہ جو دوست یوم التبلیغ کے لئے کتابیں منگوائیں گے۔ انہیں کم کردہ قیمتوں پر بھی ۲ ر فی روپیہ اور رعایت کردی جائے گی۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کتابیں منگوائیں۔ اور ملک کے مختلف حصوں میں خدا کے مسیح کا زندگی بخش کلام پھیلائیں۔

نام کتب	اصل قیمت	رعایتی			
خطبہ الہامیہ	۱عہ	۱عہ	دافع البلاء	۰۲ر	۲ر
ازالہ اوہام	عہ	عہ	تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر	۹ر
آئینہ کمالات اسلام	ہے	۱۲ر	چشمہ معرفت	۱ہر	۱ہ
برکات الدعاء	۳ر	۳ر	حقیقۃ الوحی	صر	ے
شہادت القرآن	۱۰ر	۱۰ر	نشان آسمانی	۰۳ر	۳ر
منن الرحمن	۱۲ر	۷ر	مسیح ہندوستان	۰۶ر	۶ر
نور القرآن ہر دو حصہ	۹ر	۸ر	فریاد درد	۸ر	۶ر
انجام آتھم	؎	۱عہ	ضرورت الامام	۰۴ر	۴ر
تحفہ گولڑویہ	عہ	عہ	نزول المسیح	۱۲ر	۱۲ر
کتاب البریہ	عہ	عہ	تحفہ ندوہ	۲ر	۲ر
تحفہ قیصریہ	۴ر	۳ر	اعجاز احمدی	۶ر	۶ر
راز حقیقت	۰۲ر	۲ر	لیکچر سیالکوٹ	۰۴ر	۰۴ر
ستارہ قیصرہ	۱ر	۱ر	تقریریں	۳ر	۳ر
تحفہ غزنویہ	۴ر	۰۴ر	تقریر جلسہ دعا	۳ر	۳ر
اربعین	۱۲ر	۱۲ر	درثمین فارسی	۱۲ر	۹ر

ملنے کا پتہ:- ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۲۰۸:- منکہ احمد الدین ولد نور دین قوم جھمٹ جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن پنڈی رام پور ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۰/۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان خام رقبہ ۶ مرلہ واقعہ پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق قریباً -/۵۰۰ روپیہ ہے

۲۔ زمین زرعی بارانی پونے چار بیگھہ واقعہ موضع پنڈی رام پور و گھبکا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۳۔ زمین زرعی بارانی پانچ بیگھہ واقعہ موضع کھاریاں ضلع گجرات زرعی زمین کی قیمت -/۹۰۰ روپیہ ہے۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی مالیت -/۱۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری جائداد کی آمد پر ہے۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا

العبد:- احمد دین ولد سعد دین نشان انگوٹھا کاتب الحروف غلام مصطفیٰ ۱۰/۶/۳۵

گواہ شد:- جمعدار مظفر خان پسر موصی بی سکواڈرن ریزرو رسالہ لوٹی ملک ابر برہما ۱۳/۷/۳۵ - گواہ شد:- غلام مصطفیٰ سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال لاہور برادر زادہ موصی

نمبر ۴۳۶۸:- منکہ اے۔ ایم سید احمد ولد محی الدین عبد القادر پیشہ تجارت عمر ۱۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ستن میلاں ڈاکخانہ خاص تحصیل ترلی چیند ضلع تنناولی جنوبی ہندوستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اور میرے تین بھائی ایک بہن اور ایک سوتیلی ماں ایک جائداد قیمتی قریباً -/۴۳۵۰ روپے کے مالک ہیں جو کہ ہمیں اپنے والد کی طرف سے ملی ہے۔ مگر وہ ابھی تقسیم نہیں کی گئی میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میں اور میرا بھائی اے۔ ایم۔ عبد الرحمٰن ایک زمین کے جس کی قیمت -/۸۴۵۰ روپیہ ہے۔ مشترکہ مالک ہیں۔ اور ایک مکان جس کی قیمت -/۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اکٹھے ہو کر بنایا اور اکٹھے رہتے ہیں۔ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مزید میں اور میرا بھائی مذکور مسمی عبد الرحمٰن نے ایک ہزار روپیہ کولمبو میں تجارت پر لگایا ہوا ہے۔ جو کہ اے۔ ایم۔ عبد الرحمٰن کے نام سے مشہور ہے۔ اور ہمارا گذارہ بھی اس کام پر ہے۔ میں پورے طور پر نہیں کہہ سکتا کہ مجھے ماہوار نفع و نقصان کیا ہوتا ہوگا۔

تاہم میں اپنے حصہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ اور میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- اے۔ ایم سید احمد ۲۴/۴/۳۵

گواہ شد:- ای۔ احمد احمدی مالاباری کولمبو ۲۴/۴/۳۵

گواہ شد:- اے۔ ایم عبد الرحمٰن برادر موصی ۲۴/۴/۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ چند خاص وجوہ کے باعث سر سکندر حیات خاں ڈپٹی گورنر ریزرو بنک کا سفر یورپ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ آپ کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے ؛

شملہ ۱۹ ستمبر۔ آج اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے کہا۔ گورنمنٹ کو علم ہے۔ کہ شیشہ کی صنعت کے بارے میں اس کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ مگر مجھے اس میں کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی۔ جس سے متاثر ہو کر میں اس فیصلہ کو بدل سکوں۔ اگر حالات میں تبدیلی ہوئی۔ تو میں اس سوال پر دوبارہ غور کرنے کے لئے تیار ہوں ؛

طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کرشاہ آباد نواح کرمان شاہ میں شکر کا ایک جدید کارخانہ قائم ہو رہا ہے۔ چنانچہ یورپ سے جدید آلات اور مشینیں منگائی جا چکی ہیں۔ اور اب ان مشینوں کو نصب کیا جا رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ دو ماہ میں تمام مشینیں نصب کر دی جائینگی۔ اور اس کے بعد کام شروع ہو جائیگا۔ اس نواح میں شکر کا یہ سب سے پہلا کارخانہ ہوگا۔ اس کارخانہ کے چاروں طرف ایک وسیع قطعۂ اراضی ہے۔ جس میں گنے کی کاشت ہوگی۔ اس کارخانہ کے علاوہ شیراز اور مشہد میں بھی کارخانے قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۱۷ ستمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے ایک انٹرویو میں گورنمنٹ کی اس سکیم کے متعلق جو نظر بندان کی [illegible] صنعتی اور زراعتی تربیت سے تعلق رکھتی ہے۔ بیان کیا۔ کہ سکیم اس بات کی مستحق ہے۔ کہ پبلک اور نظر بند اس کا اچھی طرح تجربہ کریں۔

کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نئی اصلاحات کے پیش نظر سرکاری ملازمتوں میں آبادی کے تناسب کی بناء پر بھرتی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ تار و ڈاکخانہ جات کے نام احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس تناسب سے ملازمت میں لیا جائے جس تناسب سے وہ ریونیو حلقوں میں بستے ہیں۔

بنگال کے مشرقی اور شمالی اضلاع میں اسی فیصدی مسلمان اب بھرتی کئے جایا کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایسٹ بنگال ریلوے میں ساٹھ فیصدی سے زائد مسلمان لئے جائینگے۔ اسی طرح ایسٹ انڈیا ریلوے میں جو مغربی بنگال اور اپر انڈیا سے گزرتی ہے۔ زیادہ تر ہندو بھرتی کئے جائیں گے۔ مفصل ہدایات تمام محکموں کے نام جاری کر دی گئی ہیں ؛

طہران کی ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومتِ ایران نے فیصلہ کیا ہے۔ خرم شہر اور اس کے نواح میں جو عربی قبائل آباد ہیں۔ اور کسی وقت وہ ترکوں کے ماتحت تھے۔ انہیں ترکیہ میں منتقل کر دیا جائے۔ اور ترکیہ میں جو ایرانی قبائل آباد ہیں۔ اور جن کے اطوار بالکل ایرانیوں جیسے ہیں۔ انہیں مملکت ایران میں منتقل کر دیا جائے ؛

امرتسر ۲۱ ستمبر۔ امرتسر میں ہیضہ کی وبا ابھی دبی نہ تھی۔ کہ چیچک پھیلنی شروع ہو گئی ہے ؛

لاہور ۲۱ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ ۱۷ ستمبر کو ہوئی۔ جس میں اور امور کے علاوہ اس امر پر بھی بحث ہوئی۔ کہ ٹرینوں میں تمباکو پینے اور نہ پینے والوں کے لئے الگ الگ جگہ مقرر کی جائے۔ اور آٹے پر محصول کم کیا جائے ؛

رنگون ۲۱ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں پریذیڈنٹ برما فن تعمیر کلب نے ایک آل انڈیا فن تعمیر کی درسگاہ کے کھولنے کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ برما جسے ہندوستان کا مرکز تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے بہت موزوں ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کرنا مناسب ہوگا۔ کہ بنگال میں اس تجویز کی بہت حمایت کی جا رہی ہے ؛

تارکیشور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیکرٹری انڈین ریڈکراس سوسائٹی بنگال نے ساڑھیوں۔ کھدر کی قمیصوں اور کمبلوں کا ایک بنڈل جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہے۔ تارکیشور کے سیلاب زدوں میں تقسیم کرنے کے لئے روانہ کیا ہے ؛

حیدر آباد دکن ۲۰ ستمبر۔ حکومت نظام نے حال میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہائیکورٹ بنچ میں بھرتی پر کچھ پابندیاں عائد کی جائیں گو بار ایسوسی ایشن اس سلسلہ میں خاموش رہی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ ایڈووکیٹوں اور فرسٹ گریڈ وکیلوں نے اس کے خلاف جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب ایک ڈیپوٹیشن پریذیڈنٹ ایگزیکٹو کونسل اور لاء ممبر سے ملاقات کریگا ؛

شملہ ۲۰ ستمبر۔ اسمبلی میں ایک نیا گروپ بنایا گیا ہے۔ جس میں مختلف پارٹیوں کے ممبر شامل ہیں۔ یہ گروپ چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی طرف توجہ دیگا۔ اس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر پی۔ این بینرجی اور سیکرٹری پنڈت نیل کنٹھ داس ہیں۔ ممبروں میں بنگال۔ آسام اور پنجاب کے نمائندہ پروفیسر رنگا ایر مسٹر اننتا شیانم اور سردار منگل سنگھ شامل ہیں ؛

وی آنا ۲۰ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سینا (اپر آسٹریا) میں دس سرکردہ آسٹرین سیاست دانوں کو قتل کرنے کی سازش کا سراغ لگا ہے۔ اس طرح کہ ڈاکخانہ کے [illegible] کے متعلق جو بالکل ایک جیسے تھے۔ کچھ شبہ ہوا۔ یہ پارسل دس سرکردہ سیاست دانوں کے نام تھے۔ جب ڈاکخانہ کے ایک ملازم نے ایک پارسل کھولا۔ تو اس میں سے کچھ مادہ نکلا۔ جو فوراً پھٹ گیا۔ اور وہ سخت زخمی ہوا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بیان ہے کہ یہ دہشت انگیز نازیوں کی سازش ہے

شملہ ۲۱ ستمبر۔ گنداب روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں سرحد پار جو جھگڑا جاری ہے۔ اس کے متعلق فیصلہ ہو جانے کی امید ہے۔ فوجی دستے بغیر مزاحمت کے درۂ ٹہاکی کی دوسری طرف کی لائی میں پہونچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اپر مہمند ملع کے لئے جرگہ بھیجنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اور اب مخالفت بہت ہو گئی ہے۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ سمجھوتہ کن شرائط پر ہوگا۔ لیکن شرائط ایسی ہوں گی۔ جن کی موجودگی میں اپر مہمند آئندہ جارحانہ کارروائیاں نہیں کر سکیں گے۔ گورنمنٹ کا ایک مطالبہ یہ بھی ہوگا۔ کہ زرِ ضمانت جمع کرایا جائے ؛

جالندھر ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ کے حکام نے زمیندارہ ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کی وجہ سے دو آبہ کے چھ سوشلسٹ کارکنوں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں ؛

الہ آباد ۲۰ ستمبر۔ "لیڈر" کا نامہ نگار مظفر نگر سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ ان ملزمان کو جن میں تین عورتیں بھی ہیں۔ سشن سپرد کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف لڑکیوں اور عورتوں کو اغوا کر کے ان کی خرید و فروخت کرنے کا الزام ہے ؛

لکھنؤ ۱۷ ستمبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے نئی اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول نہ کرنے کے متعلق جو اپیل شائع کی تھی۔ نیشنلسٹ گروپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ چودھری خلیق الزمان سیکرٹری یونٹی بورڈ نے اس سلسلہ میں یونائٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں کہا کہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ ہندوستان میں نیشنلسٹ یا غیر نیشنلسٹ مسلمانوں کا کوئی طبقہ ایسا نہیں ہے جو عہدے نہ قبول کرنے کے حق میں ہو ؛

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس صوبہ کی کانگریس پارٹیوں کے درمیان اتحاد کرانے اور کانگریس کے زور شور سے پراپیگنڈا کرنے کے لئے مسٹر سبھاش بوس کی تجویز کے مطابق بنگال پراونشل کانگرس کی کونسل کے سرکردہ ممبروں کا ایک اجلاس ڈاکٹر بی۔ سی رائے کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر بی۔ سی رائے کی پارٹی جس کا ایگزیکٹو پر کنٹرول ہے۔ تمام کی تمام مستعفی ہو جائے۔ اور بنگال کے کانگریسیوں...

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی